وائف الحرمین

بابا فرید گنج شکر

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

اھل السنۃ

للتحقیق والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین کی بارگاہ میں حضراتِ اولیائے کرام کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، ان کی عبادتوں، رِیاضتوں اور تقویٰ وپرہیزگاری سے خوش ہوکر، اللہ تعالی انہیں اپنا قُربِ خاص عطا فرماتا ہے، ان کا دل اللہ ورسول کی محبت سے لبریز ہوتا ہے، ان کا رب تعالی پر توکُل اور مخلوق سے بے نیازی کا یہ عالَم ہوتا ہے، کہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے ان کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾[1] "سُن لو! یقیناً اللہ تعالی کے ولیوں پر نہ کچھ خَوف ہے، نہ کچھ غم"۔

ان مقرَّبینِ بارگاہ کی نشانی وپہچان یہ ہے، کہ انہیں دیکھ کر اللہ ربّ العالمین

---

(١) پ١١، يونس: ٦٢.

کی یاد آجائے۔ حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن غنم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «خِيَارُ عِبَادِ اللهِ الَّذِينَ إِذَا رُءُوا، ذُكِرَ اللهُ»[1] "اللہ تعالی کے بہترین بندے وہ ہیں، جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں کہ "ان کے چہروں پر اَنوار وآثارِ عبادت ایسے ہوں، کہ انہیں دیکھتے ہی رب تعالی یاد آجائے"[2]۔ ان کے چہرے آئینۂ خدانما ہیں، یہ حضرات اِطاعتِ الٰہی پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں، اور دنیاوی لذّتوں میں مشغولیت سے دُور رہتے ہیں، انہیں مخلوق کی تربیت ورَہنمائی کا ذریعہ بنایا گیا ہے، اللہ تعالی کے ان بندوں کی صحبت سے انسان کے ظاہر وباطن کی اِصلاح ہوتی ہے، اپنے علم وعمل کے ذریعے مخلوق تک دینِ اسلام کا پیغام پہنچانے میں ان حضرات کا بڑا اہم کردار ہے، جسے اسلامی تاریخ میں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

انہی پاکیزہ نُفوس میں سے ایک برگزیدہ ہستی شمس العارفین، برہان العاشقین، شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے برصغیر پاک وہند کی سرزمین کو رشکِ گلزارِ جنّت بنایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آسمانِ ولایت کے وہ چمکتے روشن آفتاب ہیں، جن کے وُجودِ مسعود کی برکتوں سے، اس سرزمین پر دینِ اسلام کی قندیلیں رَوشن ومنوّر ہوئیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے علم وعمل اور پاکیزہ کردار کے ذریعے، اس خطّے میں اسلام کی آبیاری کا فریضہ انجام دیا۔

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند الشاميّين، ر: ١٨٠٢٠، ٦/ ٢٩١.

(٢) "مرآۃ المناجیح" زبان کی حفاظت اور غیبت اور گالی کا بیان، تیسری فصل، ٦/ ٣٨٢۔

ولادتِ باسعادت اور جائے پیدائش

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم رُوحانی پیشوا، حضرت بابا فرید الدین مسعود چشتی فاروقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تقریبًا ۵۷۱ ہجری، مُطابق ۱۱۷۵ عیسوی میں، شہرِ اولیاء ملتان شریف کے ایک قصبہ "کھتوال" میں پیدا ہوئے[۱]، آج اس جگہ کا نام "کوٹھے والا" ہے، جو بُدھلہ سَنت روڈ پر واقع ہے، اور ملتان سے تقریبًا پندرہ ۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

اسمِ گرامی اور نَسَبی تعلق

حضور بابا فریدِ گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اسمِ گرامی شیخ فرید الدین مسعود ابن شیخ جمال الدین سلیمان ابن شیخ قاضی شعیب رحمۃ اللہ علیہم ہے۔ آپ کا سلسلۂ نَسَب ۸ واسطوں سے کابُل (افغانستان) کے بادشاہ فرخ شاہ کابُلی سے، سترہ ۱۷ واسطوں سے سلطان ابراہیم اَدہم رحمۃ اللہ علیہم، اور ۲۳ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جا کر ملتا ہے[۲]، اور اسی نَسَبی تعلق کی بنا پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو "فاروقی" بھی کہا جاتا ہے[۳]۔

والدین کریمین

عزیزانِ محترم! شیخ الاسلام حضور بابا فرید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدین بڑے متقی پرہیز گار اور صاحبِ علم شخصیات میں سے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدِ گرامی شیخ جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زبردست اور مستند عالِم دین تھے، جبکہ والدہ ماجدہ بی بی قُرسم بڑی نیک، پارسا، عابدہ، زاہدہ اور تہجد گزار خاتون تھیں، کیونکہ ان کے والدِ گرامی

---

(۱) دیکھیے حالاتِ بابا فرید الدین: "اَسرار الاولیاء (مترجم)" شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا خاندان، ص۱۰۔

(۲) "خزینۃ الاَصفیاء" شیخ فرید الحق والدین گنج شکر اجودھنی، ۲/ ۱۰۸، ۱۰۹۔

(۳) دیکھیے: "سِیَر الاَقطاب" دَر ذکر قطب الکاملین حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر... الخ، ص۱۶۳۔

حضرت مولانا شیخ وجیہ الدین خُجندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک بزرگ عالمِ دین تھے، آپ نے اپنی بیٹی کی تعلیم و تربیت انتہائی مؤمنانہ فراست سے فرمائی تھی۔ بی بی قُرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا کثرت سے نفلی عبادت، رِیاضت اور روزوں کا اہتمام کرنے والی، اور اپنی عزّت و عصمت اور عِفّت کا لحاظ و پاس رکھنے والی خاتون تھیں[1]۔

تعلیم و تربیت

حضراتِ گرامی قدر! قطب الکاملین حضور بابا فرید مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے قصبہ کھتوال ہی میں پائی، ابتدائی درسی کتب اور قرآنِ پاک حفظ کرنے کا شرف پایا، پھر مزید حُصولِ علم اور عُلوم و فُنون میں تکمیل کی غرض سے ملتان شہر تشریف لائے، جہاں حضرت مولانا منہاج الدین ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مدرسہ میں داخل ہو کر قرآن و حدیث، فقہ و کلام، اور دیگر عُلومِ مُروّجہ کے ساتھ ساتھ عربی و فارسی پر بھی عبور حاصل کیا[2]۔

اَزواج و اَولاد

حضراتِ ذی وقار! حضور بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے چار ۴ شادیاں فرمائی تھیں، ان سے اللہ ربّ العزّت نے آپ کو پانچ ۵ بیٹے اور تین ۳ بیٹیاں عطا فرمائیں، بیٹے بیٹیوں کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں: (۱) شیخ نصیر الدین نصر اللہ، (۲) شیخ شہاب الدین، (۳) شیخ بدر الدین سلیمان، (۴) خواجہ نظام الدین، (۵) شیخ یعقوب، (۶) بی بی مستورہ، (۷) بی بی شریفہ، (۸) بی بی فاطمہ"[3]۔

---

(۱) دیکھیے: "حیاتِ گنج شکر" حضرت بابا فرید مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے آباء و اَجداد، ص۲۵۳۔

(۲) دیکھیے: "فیضانِ بابا فرید گنجِ شکر" تعلیم و تربیت، ص۱۰۔

(۳) اَیضاً، آپ کی اولاد، ص۹۸۔

شمس العارفین حضور بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساری اولاد متقی پرہیزگار اور پارسا تھی، سب سے بڑے صاحبزادے شیخ نصیر الدین نصر اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے عابد، زاہد اور متقی بزرگ تھے۔ اسی طرح دوسرے صاحبزادے شیخ شہاب الدین بھی علم و فضل میں یکتائے زمانہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلنشین گفتگو کا اعتراف خود حضور بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی فرمایا کرتے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تیسرے صاحبزادے شیخ بدر الدین سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشینی کی مسند پر فائز ہوئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواجگانِ چشت سے براہِ راست کلاہِ خلافت عطا ہوئی تھی۔

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چوتھے صاحبزادے خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، یہ صاحبزادے والا شان اپنی دلیری اور دانشمندی کے سبب مشہور تھے، بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش تھی کہ انہیں اپنا جانشین مقرّر فرمائیں، مگر آپ غیاث الدین بلبن کی فوج کی طرف سے منگولوں کے ساتھ لڑتے ہوئے شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے۔

حضور بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے شیخ یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِیثار پیشہ اور زاہد و عابد بزرگ تھے، گروہِ ملامتیہ کی طرف رجحان ہونے کے باعث آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ گمنامی میں بسر کیا۔

حضور بابا فریدِ گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تینوں بیٹیاں بھی بڑی عابدہ و زاہدہ خواتین تھیں، انہوں نے دین کی اِشاعت کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ "بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی بی بی مستورہ رحمۃ اللہ علیہا بڑی زاہدہ عابدہ خاتون تھیں، آپ کے دو ۲ صاحبزادے خواجہ عزیز الدین صُوفی اور خواجہ کبیر الدین ہوئے، آپ کے دونوں صاحبزادگان کی تربیت

حضرت سلطان المشائخ (شیخ نظام الدین اولیاء) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے آستانے پر ہوئی، حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آپ کی بڑی عزّت و تکریم کیا کرتے تھے"[1]۔

حضور بابا فریدِ گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی دوسری بیٹی بی بی شریفہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ "اگر عورتوں کو خلافت نامہ دینا جائز ہوتا، تو میں بی بی صاحبہ کو دیتا" اور آپ کی تیسری بیٹی بی بی فاطمہ کے دونوں بیٹے بابا گنجِ شکر کے خلیفہ ہوئے[2]۔

گنجِ شکر لقب کی مختلف توجیہات

عزیزانِ مَن! شیخ شیوخ العالم بابا فرید الدین مسعود چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لقب "گنج شکر" کی مختلف توجیہات بیان کی جاتی ہیں، جن میں سے ایک توجیہ یہ ہے کہ "حضرت شیخ فرید الحق والدّین گنج شکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک بار اَسی ۸۰ فاقے ہو چکے تھے، نفس بھوکا تھا، "الجُوع الجُوع" (ہائے بھوک! ہائے بھوک!) پکار رہا تھا، اپنے نفس کو بہلانے کے لیے کچھ سنگ ریزے (کنکر) اُٹھا کر منہ میں ڈال لیے، ڈالتے ہی وہ کنکر شکر ہو گئے، جو کنکر منہ میں ڈالتے شکر ہو جاتا، تب سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ گنجِ شکر کے لقب سے مشہور ہو گئے"[3]۔

اسی طرح دوسری توجیہ سے متعلق "تذکرۃ العاشقین" میں مذکور ہے، کہ "ایک سوداگر اونٹوں پر شکر لاد کر ملتان سے دہلی کی طرف روانہ ہوا، جب پاکپتن شریف پہنچا تو اس کا سامنا حضور بابا فرید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہوا، آپ نے سامانِ تجارت سے متعلق پوچھا،

---

(۱) "اَسرار الاَولیاء (مترجم)" شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا خاندان، اولادِ گرامی، صـ۳۸، ۳۹۔

(۲) اَیضاً، صـ۳۶-۳۹، ملخّصاً۔

(۳) "الملفوظ" گنجِ شکر کہے جانے کی وجہ، حصہ چہارُم ۴، صـ۳۹۔

تو سوداگر نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا کہ حضرت نمک لے کر جارہا ہوں، بابا فرید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ "اگر نمک ہے تو پھر نمک ہی ہوگا"، جب وہ سوداگر دہلی پہنچا، اور اونٹوں سے اپنا سامان اُتار کر دیکھا، تو ساری شکر نمک بن چکی تھی، وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ اس کے جھوٹ کی شامت ہے، فوراً پاکپتن شریف حاضر ہوا، حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے معذرت چاہی اور نیاز مندی کا اظہار کیا، حضرت فرید الدین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شفقت کا مُظاہرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اگر شکر تھی تو شکر بن جائے گی" جب اس سوداگر نے واپس دہلی پہنچ کر اپنا سامانِ تجارت کھول کر دیکھا، تو سارا نمک شکر میں تبدیل ہوچکا تھا"[1]۔

بیعت واجازت

جانِ برادر! بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو حضور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بیعت واجازت کا شرف حاصل ہے۔ سیّد محمد بن مبارک کرمانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "جس مجلس میں شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدّین قدّس سرّہٗ نے جناب شیخ الاسلام قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بیعت کی، اس میں قاضی حمید الدین ناگوری، مولانا علاؤ الدین کرمانی، سیّد نور الدین مبارک غزنوی، شیخ نظام الدین ابو المؤیّد، مولانا شمس الدین تُرک، خواجہ محمود موئنہ دوز اور ان کے علاوہ دیگر بہت سے حضرات (جن کی نظرِ مبارک میں عرش سے لے کر تحت الثَّریٰ تک تمام چیزیں موجود تھیں) اُس مجلس میں حاضر تھے"[2]۔

---

(۱) دیکھیے: "خزینۃ الاَصفیاء" "شیخ فرید الدین گنج شکر، ۲/ ۱۱۶، ۱۱۷، بحوالہ "تذکرۃ العاشقین"۔
(۲) "سِیر الاَولیاء" ص۶۸۔

عبادت و رِیاضت اور مُجاہدہ

محترم بھائیو! قطب الزاہدین بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے عابد و زاہد تھے، حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عبادت و رِیاضت اور مُجاہدوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "رِیاضت، مُجاہدہ، فقر اور ترکِ دنیا آپ کے محبوب ترین مشغلے تھے"(۱)۔

رِیاضتوں اور مُجاہدوں کے بعد حضور بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آسمانِ ولایت کے آفتاب بن کر چمکے، اور اس بلند مقام پر فائز ہوئے جس کے بارے میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ عَادَى لِي وَلِيّاً فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ، وَمَا تَقرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ»(۲).

"جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں! اور بندہ میرا قُرب سب سے زیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے، اور پھر نوافل کے ذریعے بھی مسلسل میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس بندے کو محبوب بنالیتا ہوں، تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ

(۱) "اَخبار الاَخیار" "شیخ فرید الحق والملّۃ والدین گنجِ شکر"، ص۵۲۔
(۲) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٥٠٢، صـ١١٢٧.

بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور ضرور عطا کرتا ہوں!"۔

اسی فرمانِ نبوی کے پیشِ نظر حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "چالیس ۴۰ سال تک بندہ مسعود (بابا فرید) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وہ کیا جو حضرت حق عزوجل نے فرمایا، اب چند سال سے جو کچھ بندہ مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دل میں گزرتا ہے، وہ ہو جاتا ہے"[(۱)]۔

پاکپتن میں تشریف آوری

محترم حضرات! حضور بابا فرید الدین مسعود چشتی فاروقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شہرت اور ناموَری سے کوسوں دُور رہا کرتے، جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شہرت اور ولایت کا چرچا ہونے لگا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے قصبہ کو خیرباد کہہ کر اَجودھن (پاکپتن) تشریف لے آئے، اس وقت یہ علاقہ جادوگروں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا، اور لوگ ان کے بڑے معتقد دکھائی دیتے تھے، یہ صورتحال دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مستقل طَور پر یہیں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ فرمایا، یہ وہ وقت تھا جب پاکپتن کے باشندے درویشوں سے کوسوں دُور بھاگتے تھے، لیکن یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی مقام پر خاندانِ چشت کا آفتابِ معرفت چمکے، اور لوگ اس کی نورانی کرنوں سے فیضیاب نہ ہوں! کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد یہاں بھی بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شہرت چہار سُو پھیل گئی، کہ پاکپتن شریف میں ایک ایسا آفتاب طُلوع ہوا ہے، جو اپنی نورانی کرنوں سے ظاہر و باطن کو منوّر کر دیتا ہے، شہرت سے گھبرا کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہاں سے بھی کوچ کا ارادہ فرمایا، تو پیر و مرشِد حضرت خواجہ قطب الدین

---

(۱) "حیاتِ گنج شکر" جہادِ نفس، ص۳۰۹، ملخصًا۔

بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرف سے پاکپتن ہی میں مستقل قیام کا حکم ملا[1]۔

آپ کے خلفاء

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! شیخ شیوخ العالَم بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے چند مشہور اور خاص طور پر قابلِ ذکر خلفاء میں سے چند ایک کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) شیخ خواجہ جمال الدین ہانسوی، (۲) شیخ نجیب الدین متوکّل، (۳) شیخ بدر الدین اسحاق، (۴) سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیاء، (۵) حضرت مخدوم علاؤ الدین شیخ علی احمد صابر کلیری، (۶) حضرت شیخ نصیر الدین متبنیٰ، (۷) حضرت شیخ بدر الدین سلیمان (فرزندِ اکبر)، (۸) حضرت شیخ عارف رحمۃ اللہ علیہم[2]۔

دینی خدمات

حضراتِ محترم! حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے متعدّد دینی خدمات انجام دیں، اور لوگوں کے عقائد و نظریات کی اصلاح فرمائی۔ چنانچہ "حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دینِ اسلام کی ترویج واِشاعت کے لیے جو کارنامے انجام دیے، ان میں ایک نمایاں کارنامہ، عبد اللہ میمون ایرانی کے شاگرد احمد قرامِطہ کا ردِّ بلیغ ہے، جو اسلامی ممالک میں اپنے باطل عقائد و نظریات کا پرچار زور و شور سے کر رہا تھا کہ "جو کچھ کرنا ہے یہاں کر لو، جنّت دوزخ کا کوئی وُجود نہیں، آخرت میں نہ تو نیکیوں کی جزا ملے گی، نہ برائیوں کی سزا ہوگی"۔ آپ (بابا فرید) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسلامی ممالک کا دَورہ

---

(۱) "حیاتِ گنج شکر" مدّتِ قیامِ پاکپتن، ص۳۴۳، ۳۴۴، ملتقطاً۔ و "فیضانِ بابا فرید گنج شکر" پاکپتن میں جلوہ گری، ص۲۸، ۲۹، ملخّصاً۔

(۲) "تاریخِ مشایخِ چشت" بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خلفاء اور ان کی اولاد، ص۱۸۳، ۱۸۴۔ و "راحت القلوب" حالاتِ زندگی حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، بابا صاحب کے خلفاء، ص۳۵۔

کرتے ہوئے، ایک عالمِ باعمل اور صوفی باصَفا ہونے کی حیثیت سے، ان گمراہ کُن افکار وعقائد کی شدّت سے مخالفت کی، اور اس کے پرخچے اڑا کر رکھ دیے"[1]۔

ملفوظاتِ بابا فرید

حضراتِ گرامی قدر! بزرگانِ دین کے ملفوظات ان کی زندگی کا نچوڑ اور ماحصل ہوا کرتے ہیں، اگر ان فرامینِ مبارکہ کو ہم مشعلِ راہ بنا کر چلیں، تو یقین جانیے کہ زندگی میں پیش آنے والی بہت سی پریشانیوں، مصیبتوں اور آزمائشوں سے بچ کر، دنیا وآخرت میں سُرخروئی حاصل کی جاسکتی ہے، ان پاکیزہ نُفوس کے یہ فرامین واَقوالِ مبارکہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اگر انہیں آبِ زَر سے لکھا جائے تب بھی کم ہے، ظاہری وباطنی اِصلاح اور رُوحانی تعلیم وتربیت کے اعتبار سے، حضور بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند ملفوظات پیشِ خدمت ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) درویشی پردہ پوشی کا نام ہے، اور خرقہ پہننا اس شخص کا کام ہے جو مسلمانوں اور دوسرے انسانوں کے عیب چھپائے، اور انہیں کسی پر ظاہر نہ کرے[2]۔

(۲) بے سوچے سمجھے اور خلافِ رِضائے خدا جو کچھ خرچ ہو وہ سب اِسراف ہے، اور جو رِضائے الٰہی کے مُوافق ہو وہ اِسراف نہیں[3]۔

(۳) انسان جب دنیا کی لذّتوں، خواہشوں اور کھانے پینے میں مشغول ہوجاتا ہے، تب غفلت اور خرابی اس پر اثر انداز ہوتی ہے، نیز ہَوا و حرص اس پر غالب آجاتی ہے[4]۔

---

(۱) دیکھیے: "فیضانِ بابا فرید گنج شکر" دینی خدمات، صـ۸۸۔
(۲) "راحت القلوب" ق۸۔
(۳) اَیضاً، ق۱۱، ۱۲۔
(۴) اَیضاً، ق۱۷۔

(۴) اہلِ سُلوک کا قول ہے، کہ جو شخص مریدوں کو قانونِ مذہبِ سنّت وجماعت پر نہیں چلاتا، اور اپنی حالت کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ کے مُوافق نہیں رکھتا، وہ (پیر نہیں بلکہ) رَہزن ہے، دھوئیں سے آگ کا پتا چلتا ہے، اور مرید (کی کیفیت) سے پیر کا پتا چلتا ہے[۱]۔

(۵) اگر لوگوں کو علم کا درجہ معلوم ہوتا، توسب کاموں سے دستبردار ہوکر اس کی تحصیل میں لگ جاتے۔ علم ایک اَبر (بادل) ہے جو رحمت کے سوا کچھ نہیں برساتا، جو اس اَبر سے حصہ لیتا ہے وہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے[۲]۔

(۶) ہنر حاصل کرو اگرچہ ذِلّت اٹھانی پڑے[۳]۔

(۷) جو شخص نادان ہوکر اپنے آپ کو دانا (عقلمند) ظاہر کرے، اس سے ہمیشہ بچ کر رہو۔

(۸) (اپنا) باطن، ظاہر سے عمدہ اور بہتر رکھو۔

(۹) نعمت کی شکر گزاری کرو۔

(۱۰) نفس کو جاہ ودَولت کے لیے ذلیل و بے قدر نہ کرو[۴]۔

اتّباعِ شریعت کی تلقین اور بابا فریدِ گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

میرے محترم بھائیو! امام العارفین حضور بابا فرید الدین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شریعتِ مطہَّرہ کے انتہائی پابند تھے، اپنے مریدوں اور عقیدتمندوں کو بھی اس بات کی سختی سے

---

(۱) اَیضاً، ق۲۹۔
(۲) اَیضاً، ق۲۷۔
(۳) "فیضان بابا فرید گنجِ شکر" بابا فرید کے مہکتے مدنی پھول، ص۹۱۔
(۴) اَیضاً، ملفوظات، ص۹۹۔

تلقین کرتے ہوئے فرمایا کرتے کہ "اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو مَت ستانا، نہ کسی کو بُرا بھلا کہنا، اپنے ظاہر کو محفوظ رکھنا، آنکھ اور زبان کی (بدنگاہی وبدکلامی سے) حفاظت کرنا، اور انہیں رِضائے الٰہی میں مصروف رکھنا، یادِ الٰہی کو دل میں بسائے رکھنا، ذکر وتلاوت سے ہمیشہ اپنی زبان تر رکھنا، اور شیطانی وسوسوں سے دل کو بچائے رکھنا"(۱)۔

مالداروں کی ہمنشینی سے اجتناب

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الحق والدّین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مالداروں اور دنیا کی محبت میں مگن رہنے والوں سے ہمیشہ دُور رہا کرتے، اور اپنے مریدوں اور راہِ سُلوک کی مَنازل طے کرنے والوں کو بھی اس بات کی خاص تاکید کرتے ہوئے فرماتے کہ "امیروں کی ہمنشینی فقیروں کے لیے زہرِ قاتل ہے، جس قدر مالدار لوگوں سے بچوگے، اسی قدر اللہ تعالی کا قُرب حاصل ہوتا جائے گا، چونکہ دنیا کی محبت مالداروں کے دل میں استوار ہوتی ہے، اس لیے ان کی صحبت سے نقصان پہنچتا ہے"(۲) لہٰذا اُن سے دُور رہنے میں ہی عافیت ہے!۔

تزکیۂ نفس کی تلقین

جانِ عزیز! حضور بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عموماً اپنے وعظ ونصیحت اور گفتگو کے دَوران دل سے نفسانی خواہشات کو نکالنے پر زور دیا کرتے، آپ فرماتے ہیں کہ "درگاہِ خداوندی میں مؤمن کے دل کی بڑی قدر ومنزلت ہے، لیکن لوگ اس کی اصلاح نہیں کرتے، یقیناً وہ ضلالت وگمراہی میں ہیں!"(۳)۔

---

(۱) "سیرتِ بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" اتّباعِ شریعت کی تلقین، ص۱۴۔

(۲) "راحت القلوب" ق۱۸۔

(۳) اَیضاً، ق۲۹۔

بہشتی دروازہ

محترم بھائیو! حضور بابافرید الدین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار شریف کے دو ۲ دروازے ہیں: (۱) نوری دروازہ، (۲) بہشتی دروازہ۔

نوری دروازہ مشرق کی جانب، اور بہشتی دروازہ جنوب کی جانب کھلتا ہے، البتہ بہشتی دروازے سے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ "جو اس دروازے سے داخل ہوا اُس نے امان پائی"، شاید یہی وجہ ہے کہ بابافرید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر ہزاروں زائرین اس دروازے سے گزرنا، اپنے لیے بخشش کا ذریعہ تصوُر کرتے ہیں، اور اس سعادت کو پانے کے لیے رات بھر جاگتے اور طویل قطار میں گھنٹوں کھڑے رہتے ہیں۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنا، اور ان کی صحبت و ہمنشینی اختیار کرنا، یقیناً خیر و بھلائی اور رحمت و بخشش کا ذریعہ ہے، لیکن زندگی بھر گناہوں میں مبتلا رہنے والے بعض جاہل لوگوں کا یہ سمجھ لینا کہ "اس دروازہ سے ایک بار گزر جانے کے بعد وہ پکّے جنّتی ہو چکے، اب انہیں کسی نیک عمل کی ضرورت نہیں، وہ جو چاہیں کریں، روزِ حشر ان کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی" یہ سراسر جہالت اور خام خیالی ہے۔

یاد رکھیے! کوئی بھی انسان اپنے اعمال کی وجہ سے جنّت میں نہیں جائے گا، اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے جسے چاہے گا بخشے گا، اور جسے چاہے گا عذابِ جہنّم میں مبتلا فرمائے گا، ہاں نیک اعمال اللہ تعالی کی نظرِ رحمت اور جنّت میں بلندئ دَرَجات کا ذریعہ اور وسیلہ ضرور ہیں، لہذا فرائض وواجبات کی پابندی کریں، شریعتِ مطہّرہ کے اَحکام پر عمل کریں، بزرگانِ دین کی پیروی کریں، اور ان کے وسیلے سے اپنی بخشش و مغفرت کی دعا بھی کریں، اور باطل عقائد و نظریات کو اپنے دل میں جگہ ہرگز نہ دیں!۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "عوام میں مشہور ہے کہ جو پاکپتن شریف میں حضرت بابا گنج شکر فرید الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مقبرہ کے بہشتی دروازے میں داخل ہو جائے وہ جنّتی ہے، وہاں مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اسے جنّتی اعمال کی توفیق دے گا، اور اس دروازے میں داخلہ کی برکت سے گزشتہ گناہِ صغیرہ مُعاف فرمادے گا، گناہِ کبیرہ سے بچنے کی توفیق دے گا، رب تعالی فرماتا ہے: ﴿اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ﴾[1] "دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو کہ ہمارے گناہ مُعاف ہوں! ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے" یہ مطلب نہیں کہ ان لوگوں کے لیے گناہ حلال ہو گئے"[2]۔

وصال شریف اور تدفین

حضور بابا فرید الدین مسعود چشتی فاروقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال شریف ۵ محرّم الحرام ۶۶۴ ہجری، مُطابق ۱۷ اکتوبر ۱۲۶۵ء کو ہوا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نمازِ جنازہ آپ کے خلیفہ حضرت شیخ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پڑھائی، نمازِ جنازہ میں عوام کا اس قدر جمِ غفیر تھا، کہ جسدِ خاکی کو پاکپتن شہر سے باہر لا کر نمازِ جنازہ ادا کی گئی[3]، اور بعد ازاں شہر میں تدفین عمل میں آئی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جس رات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال شریف ہوا، ایک بزرگ

---

(۱) پ ۱، البقرۃ: ۵۸.

(۲) "مرآۃ المناجیح" حضرات صحابہ کے فضائل، دوسری فصل، ۸/۳۱۳۔

(۳) "فوائد الفُواد" مجلس پنجاہ وسوم ۵۳، ص۳۴۲۔ و"فیضانِ بابا فرید گنجِ شکر" وصالِ باکمال، ص۹۶۔

نے خواب دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں، اور یہ آواز آرہی ہے کہ خواجہ فرید الحق، حق سے جاملے، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے خوش ہے!"[1]۔

مزارِ پُرانوار

حضور شیخ المشائخ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار شریف پاکپتن شریف (پنجاب، پاکستان) میں واقع ہے، جہاں سارا سال مریدوں اور عقیدتمندوں کا تانتا بندھا رہتا ہے، لوگ مزار شریف پر حاضر ہوتے، دعائیں مانگتے اور آپ کے وسیلے سے اپنے مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں بزرگوں کا ادب واحترام کرنے کی توفیق مَرحمت فرما، ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے شریعتِ مطہَّرہ کے اَحکام پر عمل کا جذبہ وسوچ عنایت فرما، بزرگانِ دین کے مقام ومرتبہ کا لحاظ وپاسداری کی توفیق عطا فرما، ان پاکیزہ نفوس کے صدقے ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا، گمراہی، بے ادبی اور باطل عقائد ونظریات سے بچا، حضور بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُرانوار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نزول فرما، اور ہمیں ان کے رُوحانی تصرُّفات سے فیضیاب فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

---

(۱) "سیرتِ بابا فرید" فرید الحق حق سے جا ملے، ص۱۷۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.